WWW.NAFSEISLAM.COM

"یک روزہ" صفحہ ۱۷، مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان، مصنفہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی

"الجہد المقل" صفحہ ۴۱، ۴۲ مطبوعہ مکتبہ بلالی، ساڈھورہ مصنفہ مولوی محمود الحسن دیوبندی

جھوٹ اور کذب ایسی برائی ہے جس کے قبیح ہونے پر تمام ملتیں متفق ہیں، اسی لیے اس کو قبیح لذاتہ قرار دیا گیا ہے مگر علماء دیوبند مولوی محمد اسماعیل کی تقلید میں اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور وہ فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام پر جھوٹ کا القاء کر سکتا ہے۔

اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ جب بندہ جھوٹی بات کرنے پر قدرت رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کو بھی یہ قدرت حاصل ہونی چاہیے، ورنہ بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے گی۔

حالانکہ تمام امت کا اتفاق اور اجماع ہے کہ کذب، نقص اور عیب ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے اور عیب اور نقص کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے لیے محال ہے، جبکہ بندہ کے لیے نقص اور عیب محال نہیں۔

تابش قصوری

(الجہد المقل اور یک روزہ کے متعلقہ صفحات کا عکس ملاحظہ ہو)

سبحانه وتعالىٰ عما يقولون علوا كبيرا

بحمد اللہ الکریم المنعام و در ایام سعادت التیام رسالہ نادرہ عجالہ نافعہ

مشتمل بر دلائل عموم قدرت باری تعالےٰ عز اسمہ المسمّٰی بہ

الجهد المقل

في تنزيه

المعز والمذل

تالیف منیف و تصنیف شریف علامۂ زمان حضرت مولانا محمود حسن صاحب

مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

باہتمام العبد المبلو بالبلوی محمد الدعو یحییٰ

قد طبع في المطبع البلالي الواقع في ساڈھورہ

ضلع انبالہ

قیمت فی جلد چار آنے (۴)

ہے کہ معتزلہ صرف کلام لفظی کو کلام باری کہتے ہین کیونکہ کلام نفسی کے تو صریح منکر ہی ہین تو اب خلاصہ یہ ہوا کہ کلام لفظی باز قبیل افعال ہے نہ از قبیل صفات تو جس صدق وکذب کو اوسکی صفۃ کہا جائیگا وہ بالبداہۃ صفت فعلی ہوگی نہ صفۃ ذاتی ہمارا مطلب اس موقعہ مین فقط یہی ہے کہ صدق و کذب مذکور صفات فعلیہ مین سو وہ تو بحمد اللہ ثابت وظاہر ہوگیا مگر دو باتین ہمارے مفید مدعا عبارت مذکور سے اور معلوم ہوگئین اول تو یہ کہ صدق وکذب مذکور کے ثبوت امتناع کے لئے جو کہ صفات فعلیہ مین داخل ہے تبیع وہو سبحانہ لا یفعل القبیح سے استدلال کرنا معتزلہ کا مشرب ہے دوسرے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ امر مسلک اہل سنت کے خلاف اور باطل ہے چنانچہ میر صاحب کا وہو منبار علی اصلہم وستعرف بطلانہ فرمانا اسکے لئے دلیل شافی ہے سو یہ دونون باتین یاد رکھنے کے قابل ہین۔

مقدمہ ہفتم

امر ہفتم یہ ہے کہ صدور قبایح اور قدرت علی القبایح مین زمین آسمان کا فرق ہے امر اول کو عند اہل السنۃ بہ نسبت ذات خالق الکائنات محال کہا جاتا ہے تو امر دویم مسلمات مین سے ہے سب جانتے ہین کہ ذات تعالی شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہین آسکتی لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہین کیونکہ خرابی ہے تو اون کے صدور مین ہے نفس مقدوریۃ مین اصلا کوئی خرابی لازم نہین آتی اگر ہوتا ہے تو کمال قدرۃ ثابت ہوتا ہے بلکہ امور مذکورہ کو قدرت سے خارج کرنے مین عموم قدرۃ علی الممکنات جو داخل کمال اور مسلمات اہل سنت مین سے ہے باطل ہوجائیگا کتب عقاید مین قدرتہ تعالی یعم سایر الممکنات اور کل ممکن مقدور موجود ہے ادہر امکان کو مصحح مقدوریۃ کہنا سبکا قول ہے پہر صورت مقدوریۃ قبایح مین مواد ثلثہ مذکورہ امتناع ذاتی مین سے کسی کا تحقق لازم نہین آتا تو اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق تعالی شانہ سے کیونکر خارج کہہ سکتے ہین البتہ جو امور ایسے ہون کہ اونکے امکان صدور سے انفکاک ذات عن نفسہا یا انفکاک لوازم ذات لازم آئے جیسے اکل وشرب وغیرہ تو اونکو اگر قدرت قدیمہ سے خارج مانئے تو حق ہے کما لا یخفی علی اللبیب بالجملہ قبایح کے صدور کو ممکن بالذات کہنا بجا اور مذہب اہل سنت ہے البتہ بوجہ امتناع بالغیر اونکے تحقق وفعلیہ صدور کے کبھی نوبت نہین آسکتی جسکا خلاصہ ہوا کہ قبایح تحت القدرۃ داخل ہوکر بوجہ حکمت وعدل وتقدس ممتنع الوقوع ہین یہ ہرگز نہین کہ امور

امتناع ذاتی کا دعوی کیا جائے بلکہ امرین مذکورین احقر مین سے کسی ایک طریقہ سے امتناع ذاتی کا ثبوت
فرمانا ضرور ہے یعنی یا تو یہ امر محقق ہونا چاہئے کہ در صورت کذب کلام لفظی انفکاک ذات یا لوازم ذات
عن ذات الملزوم ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ کسی دلیل سے معلوم ہوجائے کہ کذب مذکور قدرت قدیمہ سے
فی حد ذاتہ خارج ہے اور بالنظر الی القدرۃ ممتنع التحقق ہے کسی دوسری صفت مثل حکمت و عدل وغیرہ
کی وجہ سے ممتنع نہین اور اگر دلیل عقلی ہو تو یہ ضرور ملحوظ رہے کہ در صورت کذب کلام لفظی ذات باری تعالی
مین کوئی تغیر اور نقصان لازم آتا ہے یا صفات ذاتیہ مین یا صفات اضافیہ فعلیہ مین جب تلک اس امر کی
تعیین نہوگی محض لزوم نقص مطلق سے فریق ثانی کا مدعا یعنی امتناع ذاتی ثابت نہو سکیگا کیونکہ حسب
معروضہ سابق نقص فی الصفات الذاتیہ کا اور حکم ہے اور نقص فی الافعال کا دوسرا حکم ہے نقص
اول ممتنع بالذات ہے تو نقص ثانی ممتنع بالغیر اسکے سوا یہ بھی ملحوظ رہے کہ کذب کلام نفسی کے ممتنع ہونے
کی وجہ سے کلام لفظی کا امتناع ثابت کرین تو یہ بھی بیان فرماوین کہ ہر دو معنی مذکورہ کلام نفسی مین سے
کون سے معنی مراد ہین اور اون معنی مین امتناع کذب کیسا ہے ذاتی یا بالغیر انشاء اللہ جملہ امور ملحوظ رکھنے
تو جملہ استدلالات و اعتراضات فریق ثانی کا ابطال و لغویۃ ثابت ہو جائیگی عقلیہ ہون یا نقلیہ کما سیاتی
مفصلا اماتی یہ امر سب پر روشن ہے کہ جو حضرات قضیہ غیر مطابق للواقع کو مقدور باری فرماتے ہین
اونکا یہ مطلب ہے کہ باوجود انکشاف واقع اور ادراک عدم مطابقۃ قضیہ غیر واقعی کا عقد و اصدار قدرت
باری جل سلطانہ مین داخل ہے یہ مدعا ہرگز نہین کہ بسبب عدم انکشاف واقع امر غیر واقعی کو واقعی سمجھکر جس کو
بعینہ جہل کہتے ہین قضیہ غیر واقعی کا عقد و تنزیل مقدور باری ہے دیکھا ہون بعید کما لا یخفی علی من کان لہ
قلب او القی السمع وھو شہید یعنی مثلا حالت قعود زید مین جناب باری کو اوسکے قعود کا علم تام ضروری
ہے اور قضیہ زید قایم کے خلاف واقع ہونیکا بھی پورا پورا انکشاف ہے مگر باوجود اسکے بالقصد والاختیار
جملہ زید قایم کا منعقد فرمانا اور لباس حروف و الفاظ عطا کر کے ملائکہ و عباد پر نازل کردینا ایزد متعال کی قدرت
قدیمہ مین داخل ہے یہ نہین کہ حالت قعود زید مین بسبب عدم علم و غلطی انکشاف اوسکو قایم سمجھکر جملہ
زید قایم فرمادینا ممکن ہے جسکو صریح کذب فی العلم یعنی جہل کہنا چاہئے اسکی امتناع ذاتی مین کسکو کلام ہے
خلاصہ یہ نکلا کہ مابہ النزاع بین الفریقین امکان کذب فی الکلام اللفظی ہے امکان کذب فی العلم
ہرگز نہین۔